Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنے

یوم: چہار شنبہ ★ ۱۹ شعبان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۳ شہادت ۱۳۳۴ ہش ★ ۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء	نمبر ۸۹

پاکستان، عرب اور دیگر اسلامی ملکوں کے تعلقات کو مستحکم کرنیکی کوشش کر رہا ہے

اُس کی یہ پالیسی ہر لحاظ سے تعریف کی مستحق ہے مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر کا اظہار خیال

کراچی ۱۲ اپریل۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے عرب اور دیگر اسلامی ملکوں کے تعلقات کو مستحکم کرنے کے متعلق پاکستان کی پالیسی کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان نے تمام اسلامی ملکوں کے باہمی تعلقات کو مستحکم بنانے کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس سے مشترکہ اسلامی مفادات کی حفاظت ہوتی ہے ۔۔۔ اُن مسئلوں کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے جو عالم اسلام کو درپیش ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایک کتاب کے دیباچے میں کیا ہے انہوں نے برصغیر ہند و پاکستان کی گذشتہ تاریخ اور قبل از تقسیم کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان کا ایک آزاد اسلامی ملک کے طور پر معرض وجود میں آنا ناگزیر تھا۔ چنانچہ اس نئی اسلامی مملکت کے منصہ شہود پر آنے سے اسلامی مفادات کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اور انہیں باہم متحد ہو کر اپنے مسائل کو حل کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ اسلامی ملکوں کے مشترکہ مفادات کو مستحکم بنانا اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ تمام اسلامی ملک سامراج کا آخری نشان بھی ختم کر دیں۔

کرنل ناصر نے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے حکومت پاکستان کو ۵ ہزار پونڈ پیش کئے ہیں اس پیشکش پر گورنر جنرل جناب غلام محمد نے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کل کرنل ناصر کراچی میں مہاجرین کی بستیاں دیکھنے گئے۔ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا بھی ان کے ساتھ تھے کرنل ناصر آج صبح بذریعہ طیارہ نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں جہاں سے وہ ایشیائی افریقی کانفرنس میں شرکت کے لئے انڈونیشیا جائیں گے۔

تونس کی آزادی کے متعلق بات چیت آج پھر شروع ہو رہی ہے

وزیر اعظم تونس مسٹر طاہر بن عمرو پیرس پہنچ گئے!

پیرس ۱۲ اپریل۔ تونس کے وزیر اعظم تونس کی آزادی کے مسئلے پر حکومت فرانس سے بات چیت کرنے کے لئے کل پھر پیرس پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے یہاں اخباری نمائندوں سے کہا اس بارے میں کافی حد تک بات چیت ہو چکی ہے اب یہ حکومت فرانس کا کام ہے کہ وہ اس بارے میں جلد کوئی سمجھوتہ کرے انہوں نے مزید کہا کہ اگر فرانس نے اس مسئلہ کو خاطر خواہ طریق پر حل کر دیا تو جنگ عظیم کے بعد سے یہ اس کا سب سے بڑا اقدام ہوگا۔ تونس کے نمائندوں اور فرانسیسی حکومت کے درمیان بات چیت آج سے پھر شروع ہو رہی ہے مسٹر طاہر بن عمرو نے کل تونس سے روانہ ہونے سے قبل اس امید کا اظہار کیا کہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے قبل حکومت فرانس سے بات چیت مکمل ہو جائے گی۔ اور تونس کی آزادی کے متعلق کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ غالباً حصول آزادی کے سلسلے میں میرا یہ آخری سفر ہوگا۔ کیونکہ ہم ۲۳ اپریل سے پہلے پہلے کہ جب سے رمضان کا مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ آخری سمجھوتہ کر لینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا اس میں شک نہیں مجھ پر بہت زیادہ پُر امید ہونے کے بارے میں نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم کسی نہ کسی سمجھوتے پر پہنچ ہی جائیں گے تونس کی آزادی کے متعلق اس سال کے اوائل میں فرانس کے وزیر اعظم مسٹر مانڈیز فرانس نے گفت و شنید کا آغاز کیا تھا۔ بعد میں ان کی حکومت ٹوٹ جانے کے باعث بات چیت کا یہ سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ لیکن فرانس کے نئے وزیر اعظم مسٹر ایڈگر فور کے برسر اقتدار آنے پر گفت و شنید دوبارہ شروع کی گئی۔ جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

مسٹر ایٹلی کینیڈا کے دورے پر

مانٹریل ۱۲ اپریل۔ برطانوی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ ایٹلی کل یہاں پہنچ گئے۔ وہ کینیڈا کا اٹھارہ روز تک دورہ کریں گے۔ اور اس عرصہ میں متعدد لیکچر دینگے

چرچل کے لئے امن کا نوبل پرائز

سٹاک ہالم ۱۲ اپریل۔ برطانیہ کی وزارت عظمیٰ سے سر ونسٹن چرچل کے مستعفی ہو جانے کا ایک خوشگوار نتیجہ یہ بھی برآمد ہوا ہے۔ کہ انہیں امن کے نوبل پرائز کا مستحق سمجھا جانے لگا ہے

ایرانی وزیر اعظم پیرس میں

پیرس ۱۲ اپریل۔ ایران کے نئے وزیر اعظم مسٹر حسین اعلاء کل طیارے میں تہران سے یہاں پہنچے۔ وہ آج کل بیمار ہیں۔ ایک ممتاز فرانسیسی سرجن ان کا اپریشن کریں گے۔

حکومتِ ہند کا احتجاجی مراسلہ

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ حکومت ہندوستان نے گوا میں جبر و تشدد کے خلاف پرتگال کو ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے

یمن میں بغاوت میں حصہ لینے والے سات افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا

عدن ۱۲ اپریل۔ یمن میں پچھلے دنوں امام احمد کے خلاف جو بغاوت ہوئی تھی۔ اس کے سات سرکردہ لیڈروں کو کل موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ان میں امام احمد کے بھائی شہزادہ سیف الاسلام عبداللہ بھی شامل تھے۔ وہ حالیہ بغاوت کے لیڈر تھے۔ انہوں نے علم بغاوت بلند کر کے امام احمد کو دستبردار ہو جانے پر مجبور کیا تھا۔ مگر بعد میں وہ امام احمد کے بڑے لڑکے شہزادہ بدر کے ہاتھوں شکست کھا کر گرفتار ہو گئے۔ اور انہیں دوسرے چھ ساتھیوں کے ہمراہ کل پھانسی دے دی گئی۔

چینی وفد کو انڈونیشیا لے جانے والے طیارے کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا

سنگاپور ۱۲ اپریل۔ بورنیو کے قریب جنوبی چین کے سمندر میں ہندوستان کے اُس ہوائی جہاز کی تلاش سرگرمی سے جاری ہے جو اشتراکی چین کے وفد کو لے کر انڈونیشیا جا رہا تھا۔ یہ جہاز ہانگ کانگ سے جاکرتہ تک کے لئے چارٹر کیا گیا تھا اور اسے اب سے بہت پہلے جاکرتہ پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ اس جہاز میں سب کے متعلق خیال ہے کہ یہ سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ ہندوستانی عملے کے علاوہ نو چینی افسر اور متعدد چینی اخبار نویس سوار تھے۔ کل تیسرے پہر اس جہاز نے شمالی بورنیو کی ایک بندرگاہ کو تین سگنل دئے تھے کہ وہ انتہائی خطرناک حالات سے دوچار ہے۔ اس سگنل کے فوراً ہی بعد اس کی امداد کو لائف کشتیاں روانہ ہو گئیں۔ تاکہ اگر کسی مسافر کو بچایا جا سکے۔ تو اسے بروقت امداد پہنچ جائے۔ اسی طرح تمام سمندری جہازوں کو بھی ریڈیو کے ذریعہ اطلاع کر دی گئی تھی کہ وہ بھی اس جہاز پر نگاہ رکھیں۔ اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ یہ کل شام کے ۵ بجے جاکرتہ پہنچنے والا تھا۔ انڈونیشیا سے آمدہ ایک اطلاع منظر ہے کہ چین کے وزیر اعظم و وزیر خارجہ مسٹر چواین لائی اس جہاز میں سوار نہیں تھے۔ انہوں نے ایشیائی و افریقی کانفرنس میں چینی وفد کی قیادت کرنی ہے

فرانس، امریکہ اور برطانیہ سے مشورہ کریگا

پیرس ۱۲ اپریل۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو فور نے کہا ہے کہ شمالی افریقہ کے ممالک کو آزادی دینے کے بارے میں وہ امریکہ اور برطانیہ سے بھی مشورہ کرے گا۔ ان کا خیال ہے کہ اس بارے میں آخری فیصلہ کرنے سے پہلے اس قسم کے مشوروں سے فرانس کی پوزیشن مستحکم ہو جائے گی۔

کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لینے کا مشورہ

پیرس ۱۲ اپریل۔ فرانس کے وزیر اعظم نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں یکطرفہ کارروائی کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ فلپائن کے ایوان زیریں کے صدر نے بھی اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ایشیائی افریقی کانفرنس کے بعد چین کو اقوام متحدہ کا ممبر بنا لینا چاہیئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء

اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی کی فکر

یہ امر باعث صد شکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ صحت میں ترقی کر رہے ہیں۔ اور جو خبریں حضور کے متعلق آ رہی ہیں وہ نہایت ہی امید افزا ہیں۔ احباب اللہ تعالےٰ کے حضور نہایت خشوع وخضوع سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ وہ اپنے فضل سے اس نعمت کو ہمارے لئے طویل سے طویل کرے۔ اور ہم کو جو ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا بھی نہیں سیکھے۔ آپ کا سہارا تا دیر میسر رہے۔ اور اللہ تعالےٰ حضور کو جلد سے جلد صحت یاب کرے۔ تاکہ وہ چشمۂ علم و عرفاں جو حضور کے وجود سے جاری ہے۔ جاری رہے۔ اور تشنہ روحیں اس سے زیادہ فیضیاب اور سیراب ہوتی رہیں۔

یہ اطلاع بڑی مسرت افزا ہے کہ جو حضور نے اپنے پیغام مورخہ ۶/۴/۵۵ میں جو الفضل ۱۰/۴/۵۵ میں شائع ہوا ہے خود دی ہے کہ حضور نے اپنے سفر ریل کے دوران میں قرآن پاک کی ایک سورۃ کی شرح اور تفسیر حل فرمائی۔ اس اطلاع سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو قرآن پاک سے کتنی محبت ہے۔ اور آپ کے نزدیک قرآن پاک کا دنیا کے سامنے صحیح طور پر پہنچنا کتنا ضروری ہے۔ اگرچہ آپ بیمار ہیں۔ اور ایسی صورت میں انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔ سیاستدان سیاست کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اور عالم علم سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور سوائے اپنی صحت کے کسی امر کا خیال نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ڈاکٹر بھی انہیں ایسے اشغال سے روکتے ہیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی روکا جاتا ہے۔ مگر یہ تو ایسا ہی ہے کہ گلاب کے پھول کو اس کی رنگ و بو سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

مردانِ حق خاصکر جو قوموں کو اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے پر مامور کئے جاتے ہیں۔ ان کے لئے بیماری بھی امور مہمہ کی انجام دہی میں روک نہیں بن سکتی۔ بیماری انہیں اس لئے بری معلوم نہیں ہوتی کہ انہیں جسمانی تکلیف پہنچتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کام میں حارج ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسی پیغام سے یہ ظاہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے دل میں قرآن کریم کی اشاعت اور اس کے صحیح طور پر دنیا میں پھیلنے کے لئے کتنی تڑپ ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"کراچی آتی دفعہ ریل میں ایک سورۃ میرے دماغ میں آئی۔ جس کے بعض حصے لوگوں سے اب تک حل نہیں ہو سکے تھے۔ اور باوجود بیماری کے اس سورۃ کی شرح اور بسط میں نے کرنی شروع کی۔ اور وہ تفسیر عمدگی کے ساتھ حل ہونی شروع ہو گئی۔ تب میں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی۔ اے خدا! ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا۔ . . . . اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے نہ مسلمانوں کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کر دوں۔ اور دنیا پھر ایک لمبے عرصہ کے لئے قرآن شریف سے واقف ہو جائے۔ اور اس پر عامل ہو جائے۔"

حقیقت یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ جماعت سے جو محبت رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ جماعت اپنے فرائض کو ادا کرنے کے قابل ہو جائے۔ تو اس سے بھی حضور ایدہ اللہ کی اس انتہاء محبت کا پتہ چلتا ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اسلام سے ہے۔ نہ صرف حضور کو اسلام سے محبت ہے۔ بلکہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی اسی وجہ سے محبت ہے۔ کہ وہ اسلام کے احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے قربانیاں کر رہی ہے۔ جماعت ہی نہیں بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہر مسلمان سے محبت ہے۔ اور محض اس لئے کہ وہ مسلمان ہے۔ اور اسلام کے ساتھ اپنی نسبت کرتا ہے۔ مگر حضور کی محبت محض کورانہ محبت نہیں ہے۔ بلکہ دلی خواہش ہے کہ مسلمان بیدار ہوں۔ اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور جو امانت اللہ تعالےٰ نے ان کے سپرد کی ہے۔ نہ صرف خود اس کی ہدایات کی روشنی میں زندگی بسر کریں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا پیغام دنیا میں پہنچانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور مسلمان اقوام دنیا کی اقوام میں باوقار مقام حاصل کریں۔ اور ان کا اخلاقی اور روحانی اثر تمام دنیا پر پڑے۔ چنانچہ اسی پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ دعا فرماتے ہیں کہ

"خدا کرے کہ مسلمانوں میں پھر سے اتحاد پیدا ہو جائے۔ اور پھر سے وہ گزشتہ عروج کو حاصل کرنے لگ جائیں۔ اور اسلام کے نام میں وہی رعب پیدا ہو جائے۔ جو آج سے ہزار بارہ سو سال پہلے تھا۔ میں اس دن کے دیکھنے کا متمنی ہوں۔ اور ہر وقت اللہ تعالےٰ سے دعا گو ہوں۔ جب سعودی۔ عراقی۔ شامی۔ اور لبنانی۔ ترک۔ مصری اور یمنی مسرور ہوتے ہیں۔ میں ان کے لئے دعا کر رہا ہوتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ دعائیں قبول ہوں گی۔ خدا تعالےٰ ان کو پھر ضائع شدہ عروج بخشے گا۔ اور پھر محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی قوم ہمارے لئے فخر و مباہات کا موجب بن جائے گی۔ خدا کرے جلد ایسا ہو۔"

اس عظیم دعا سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ دلی کیفیت واضح ہو جاتی ہے۔ جو اسلامی اقوام کے خیال سے حضور کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ آج مسلمانوں پر جو مصائب کا وقت آیا ہوا ہے اس سے بے شک ہر دردمند مسلمان کا دل مغموم ہو جاتا ہے۔ مگر ان کی عام حالت محض انفعالی ہوتی ہے۔ اکثر ایسے لوگ دل میں کڑھ کڑھ کر رہ جاتے ہیں۔ اور بے انتہا مجبوریوں کو دیکھ کر جن میں آج مسلمان اور مسلمان اقوام گھری ہوئی ہیں آہ مار کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور دل میں سمجھ لیتے ہیں۔ کہ یہ کام ان کی دسترس سعی و تدبیر سے باہر ہے۔ اکثر اس حالت کو دیکھ کر اسلام تک سے بدک جاتے ہیں اور دنیا نے جو تعیش کی آسودگیاں مہیا کی ہیں۔ ان کی آغوش میں پڑ جانا غنیمت خیال کرتے ہیں۔ مگر مردانِ حق ایسا نہیں کرتے۔ ان کی نگاہ دنیاوی طاقتوں سے بلند ہو کر عزیز الحکیم کی طرف اٹھتی ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ کبھی نہ کبھی تاریکی کے یہ بادل پھٹیں گے۔ اور آفتاب عالمتاب اپنی روشنی اور جلال کے ساتھ نصف النہار پر ضرور چمکے گا یہ یقین انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ودیعت ہوتا ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ کہ

"مجھے یقین ہے کہ وہ دعائیں قبول ہوں گی۔ خدا تعالےٰ ان کو پھر ضائع شدہ عروج بخشے گا۔ اور پھر محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی قوم ہمارے لئے فخر و مباہات کا موجب بن جائے گی۔"

اسی کامل یقین پر دلالت کرتے ہیں۔ کتنے عظیم ہیں یہ دعا کے الفاظ اور کس طرح یہ ایک عظیم انسان کی دلی کیفیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ جس کو اپنی بیماری کی فکر نہیں بلکہ فکر ہے تو قرآن کریم کی صحیح اشاعت اور مسلمانوں اور مسلمان اقوام کی بہبودی اور ان کے از سر نو اس عروج کو پانے کی جو انہیں دنیا میں کبھی حاصل تھا۔ اور جس کو وہ امتداد زمانہ کے ساتھ کھو بیٹھے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم و محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تا حال علیل ہیں۔ گو عام صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن فالج کے اثر کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

احباب جماعت کا فرض

اپنی عزیز جماعت کے متعلق دوران سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جذبات کی ایک جھلک

خورشید احمد (ب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی جماعت جس درجہ عزیز ہے اس کی مثال دنیوی تعلقات اور محبتوں میں یقیناً نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نے جماعت احمدیہ اور اس کے محترم امام ایدہ اللہ کے درمیان ایک ایسا عدیم المثال تعلق پیدا کر دیا ہے۔ جس کی صحیح کیفیات کو روحانیت کے کوچہ سے ناآشنا دنیا سمجھ ہی نہیں سکتی۔

آج سے اکتیس برس قبل جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سفر یورپ پر تشریف لے گئے تھے۔ تو حضور نے عرشہ جہاز سے احباب کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا تھا۔ اس پیغام کا ایک ایک لفظ حضور کے دلی جذبات کا مظہر ہے۔ اس پیغام سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور کی دلی تڑپ اور تمنا کیا ہے۔ اور حضور اپنی عزیز جماعت سے کیا توقع رکھتے ہیں۔

آج بھی حضور علالت طبع کی وجہ سے ہم سے دور تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور حضور کے اور جماعت کے جذبات قریباً قریباً وہی ہیں جس کا اس پیغام میں ذکر ہے۔ ذیل میں افادۂ احباب کے لئے یہ پیغام درج کیا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرنے اور صدقات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرنے کی بھی کوشش فرمائیں۔ جس کا اظہار حضور نے اس پیغام میں فرمایا ہے۔

حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"جب سے یہ سفر شروع ہوا ہے۔ میں پہلے سے زیادہ آپ سب کے واسطے دعائیں کرتا ہوں۔ میں نے سب بہنوں اور بھائیوں میں ایسی مخلصانہ محبت اور جذبہ فداکاری پایا ہے۔ جس کی خود خاکسار کو بھی اس سے پہلے خبر نہ تھی۔

اے میری جماعت کے لوگو! اللہ تمہیں برکت دے۔ اس پر مضبوط ایمان رکھو۔ اسی سے سچی محبت کرو۔ اور اس کے حضور میں فدا ہو جاؤ۔ اس کے رسولوں کی عزت اور فرمانبرداری کرو۔

برادران! تم چاروں طرف سے مخالفوں سے گھرے ہوئے ہو۔ تم کبھی اس بات کو نہ بھولو۔ سوچو کہ اگر خدا تعالیٰ بھی تم کو چھوڑ دے۔ تو تمہارا انجام کیسا تلخ ہوگا بس جہاں تک ہو سکے۔ خدا کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ اور یہ مقصد سچا احمدی بننے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اپنی دعاؤں میں استقامت اختیار کرو۔ اللہ کے لئے ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہو۔ اور اپنے تمام کاروبار میں اعلےٰ درجہ کی دیانت داری اختیار کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اپنے بھائیوں سے پیار کرو۔ اور اسلام کی اشاعت دنیا کے دور دراز کونوں تک کرو۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ تم اس مشن کی کامیابی کے واسطے دعا کرو۔ جس پر میں جا رہا ہوں:

تم نہیں جانتے۔ بلکہ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے۔ آپ لوگوں سے جدا ہونا میرے لئے کس قدر دردناک تھا۔ اور آپ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا میرے لئے کس قدر صدمہ پہنچانے والا ہوا۔ لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے۔ میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے۔ اور رہے گی۔ میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں۔ تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے۔ اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ تم میں سے بہت سے اب افسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے کیوں مجھے خود یورپ جانے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ جدائی ان کو شاق گزر رہی ہے۔ لیکن اس موجودہ غم کو بھول کر بڑے فوائد کے حاصل کرنے کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ آؤ ہم خدا سے دعا کریں۔ کہ وہ ہمیں کامیابی کی راہ پر چلائے۔ پس اے میرے بھائیو! اور بہنو! خدا کی برکتیں تم پر ہوں۔ جہاں کہیں تم ہو۔ اور جس حالت میں تم ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو"

(مندرجہ بالا سطور سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں اپنی جماعت کے متعلق کتنی تڑپ ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور دنیا کے دور دراز علاقوں تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی اس تڑپ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

"کیسا اندوہناک تھا۔ کیسا حسرت خیز تھا وہ دل جو اس محبت سے ناآشنا ہے جو مجھے احمدی جماعت سے ہے۔ اور وہ دل جو اس محبت سے ناآشنا ہے۔ جو احمدی جماعت کو مجھ سے ہے۔ وہ اس حالت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ کون ہے جو اس درد سے آشنا ہو۔ جس میں ہم شریک ہیں کہ وہ اس کیفیت کو سمجھ سکے۔ لوگ کہیں گے کہ جدائی روز ہوتی ہے۔ اور علیحدگی زمانے کے خواص میں سے ہے۔ مگر کون اندھے کو سورج دکھائے اور بہرے کو آواز کی دلکشی سے آگاہ کرے۔ اس نے کب للہ اور فی اللہ محبت کا مزا چکھا کہ وہ اس لطف اور اس درد کو محسوس کرے۔ اس نے کب اس پیالہ کو پیا۔ کہ وہ اس کی مست کر دینے والی کیفیت سے آگاہ ہو۔ دنیا میں لیڈر بھی ہیں۔ اور ان کے پیرو بھی۔ عاشق بھی ہیں۔ اور ان کے معشوق بھی۔ محب بھی ہیں۔ اور ان کے محبوب بھی۔ مگر

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

کب ان کو اس ہاتھ نے تاگے میں پرو دیا جس نے ہمیں پرو دیا۔ آہ! ناداں کیا جانیں کہ خدا کے پروئے ہوئے اور بندوں کے پروئے ہوؤں میں فرق ہوتے ہیں۔ بندہ لاکھ پروئے پھر بھی سب موتی جدا کے جدا رہتے ہیں۔ مگر خدا کے پروئے ہوئے موتی کبھی جدا نہیں ہوتے۔ وہ اس دنیا میں بھی اکٹھے رہتے ہیں۔ اور اگلے جہاں میں بھی اکٹھے ہی رکھے جاتے ہیں۔ پھر ان کے دلوں کے اتصال اور ان کے قلوب کی یگانگت پر کسی اور جماعت یا اور تعلق کا قیاس کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

غرضکہ اس سفر نے اس پوشیدہ محبت کو جو احمدی جماعت کو مجھ سے تھی۔ اور جو مجھے ان سے تھی۔ نکالکر باہر کر دیا۔ اور ہمارے چھپے ہوئے راز ظاہر ہو گئے اور اسکا ظاہر ہونا حق بھی تھا نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

اے عزیزو! میں آپ سے دور ہوں۔ مگر جسم دور ہے روح نہیں۔ میرے جسم کا ذرہ ذرہ اور میری روح کی ہر طاقت تمہارے لئے دعاؤں میں مشغول ہے۔ اور سوتے جاگتے میرا دل تمہاری بھلائی کی فکر میں ہے۔ میں اپنے مقصد کے متعلق جہاز میں ہی ایک حصہ کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ اور اپنے وقت پر اس کو ظاہر کروں گا مگر میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مجھے جس قدر ہندوستان میں یقین تھا کہ اگر اسلام پھیل سکتا ہے تو آپ لوگوں کے ذریعہ سے اب اس سے بہت زیادہ یقین ہے۔ آہ! تم ہی وہ خدا کا عرش ہو۔ جس پر سے خدا تعالیٰ حکومت کر رہا ہے۔ تم کو خدا نے نور دیا ہے جبکہ دنیا اندھیروں میں ہے۔ تم کو خدا نے ہمت دی ہے۔ جبکہ دنیا مایوسیوں کا شکار ہو رہی ہے۔ تم کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ جبکہ دنیا اس کے غضب کو اپنے اوپر نازل کر رہی ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ تم خدا کی پاک جماعت ہو۔ تمہارے دل اس کے عرش ہیں۔ آہ! اندھی دنیا کو کیا معلوم ہے کہ جب ایک احمدی ان کے محلہ میں پھرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کا سورج ہے جو اس کے ظلمت کدہ کو منور کر رہا ہے۔ مگر اندھے کو روشنی کون دکھائے۔ خوبصورت چہرہ بدصورت کے مقابلہ پر ہی زیادہ بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اور میں دنیا کو دیکھ کر اس جماعت کی خوبصورتی کو دیکھتا ہوں کاش لوگ میری آنکھیں لیتے۔ اور پھر دیکھتے کاش! لوگوں کو میرے کان ملتے اور پھر سنتے تب وہ تم میں وہ کچھ دیکھتے۔ جس کے دیکھنے اور سننے کی انہیں امید نہ تھی۔ مگر ہر امر کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ جب مسیح موعود کی قوت قدسیہ کو لوگ دیکھیں گے۔ کاش ہم بھی اس دن کو جو خدا کرے پہلو ان کی فتح کا دن ہوگا دیکھیں:

اے عزیزو! اب میں اپنے خط کو ختم کرتا ہوں۔ مگر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صاف کپڑے کی نجہداشت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ میلے پر اور میل بھی لگ جائے۔ تو اس کا پتہ نہیں لگتا۔ پس اپنے آپکو صاف رکھو۔ تا قدوس خدا تمہارے ذریعہ سے اپنے قدس کو ظاہر کرے اور اپنے چہرہ کو بے نقاب کرے۔ اتحاد۔ محبت۔ ایثار۔ قربانی۔ اطاعت۔ ہمدردی بنی نوع انسان عفو۔ شکر احسان اور تقویٰ کے ذریعہ سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کا ہتھیار بننے کے قابل بناؤ۔ یاد رکھو تمہاری سلامتی سے ہی آج دنیا کی سلامتی ہے۔ اور تمہاری ہلاکت سے ہی دین کی ہلاکت۔ دنیا تم کو تباہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر مجھے اس کا فکر نہیں۔ اگر تم خدا کو ناراض کر کے خود اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لو۔ تو دنیا تم کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ کیونکہ خدا نے تم کو بڑھنے کے لئے پیدا کیا ہے نہ ہلاک ہونے کے لئے۔"

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہی ہو تمہارے ساتھ بھی۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کو اس سفر سے صحت کاملہ کے ساتھ واپس لائے اور ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل کرنے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا ایک نشان

(از مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی تاندلیانوالہ منڈی ضلع لائل پور)

جب پنجاب میں ابتدائی مہلک وبائے طاعون نمودار ہوئی۔ (غالباً سنہ ۱۹۰۱ء کا زمانہ تھا) تو اس طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے سے پیشگوئی فرما کر اسے اپنی صداقت کا نشان قرار دیا تھا۔ چنانچہ حضور نے ارقام فرمایا کہ:۔

"طاعون کی قسموں میں سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے۔ جس کا نام طاعون جارف ہے یعنی جھاڑو دینے والی۔ جس سے لوگ جا بجا بھاگتے ہیں۔ اور کتوں کی طرح مرتے ہیں یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے (اور کم سے کم آبادی کا ایک عشر لیتی ہے۔ ورنہ نصف تک یا تین حصے پانچ حصوں میں سے کھا جاتی ہے)" (کتاب نزول المسیح صفحہ ۹)

پھر حضور طاعون کے متعلق ہی فرماتے ہیں:۔

"اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ پیشگوئی کے مطابق گو در اصل برابر بیس بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے۔ ظہور میں نہ آیا۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ "میرے منجانب اللہ" ہونے کا یہ نشان ہوگا۔" (کتاب کشتی نوح صفحہ ۹)

پھر فرمایا:۔

"خدا نے چاہا ہے۔ کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے "ایک آسمانی رحمت" کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا۔ اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا۔ وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے" (کشتی نوح صفحہ ۲)

میرے والد صاحب مکرم حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) رئیس موضع حاجی پور ریاست کپورتھلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب ۳۱۳ اور سابقون الاولون میں سے تھے۔ اسی وبائے طاعون کے وقت آپ کا قیام حاجی پور میں تھا۔ موضع حاجی پور کا محلِ وقوع اس طرح پر ہے۔ کہ قصبہ پھگواڑہ تحصیل بجانب جنوب ایک میل کے فاصلہ پر اور مشرقی جانب موضع بلالی ہندو سکھوں کا گاؤں قریباً نصف میل کے فاصلہ پر اور شمالی سمت میں ہندو سکھوں کا گاؤں موضع خورم پور قریباً ایک میل کے فاصلہ پر اور شمالی مغربی کونہ میں ہندو سکھوں کا گاؤں موضع پلاہی قریباً نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ اور ہر چہار آبادیات قصبہ و دیہات کی حدود حاجی پور سے ملتی ہیں۔ گویا حاجی پور ہر چہار اطراف سے غیر مسلم آبادیات سے گھرا ہوا ہے۔ ان چہار اطراف کے دیہات و قصبہ میں وبائے طاعون نمودار ہو گئی۔ تو حاجی پور تمام گاؤں کی آبادی بھی باہر کھیتوں میں نکل آئی تھی۔ حاجی پور میں حضرت والد صاحبؓ کا مکان شرقی جانب آبادی دیہہ میں واقعہ تھا۔ اور آگے باغ تھا۔ گاؤں کی تمام آبادی حضرت والد صاحب کے مکان کے عقب میں آ گئی۔ خطرہ وبا کے پیش نظر ان ایام میں حضرت والد صاحبؓ نے بھی زنانہ حصہ مکانیت کو بند کر کے مردانہ حصہ مکان میں چاروں طرف پردے کھڑے کر کے رہائش اختیار کر لی تھی۔ تحصیل پھگواڑہ کے اکثر ہندو اہلکاران بھی حاجی پور میں آ کر مقیم ہو گئے تھے۔ جو کچھ تو والد صاحب کے ملحقہ مکانات میں اور کچھ معمولی عارضی سکونت کا انتظام کر کے باغ میں بسر کرتے تھے۔ حاجی پور کے ہر چہار اطراف ملحقہ آبادیوں میں اس شدت سے طاعون رونما ہوئی، کہ الامان الحفیظ۔ روزانہ بے شمار اموات ہوتی تھیں۔ اور کئی گھر تو بالکل صاف ہو گئے تھے۔ اور ان میں کوئی نفس باقی نہ رہا تھا۔ قبرستان اور ہندو مرگھٹ کی یہ حالت ہوئی۔ کہ تمام پُر ہو گئے تھے۔ اور انسانی لاشوں کو دفن کرنے اور جلانے کو جگہ نہیں رہی تھی۔ ہر چہار آبادیات قصبہ و دیہات کے کئی کئی قبرستان اور مرگھٹ پُر ہو جانے پر نئے قبرستان اور مرگھٹ حاجی پور کی ہر چہار حدود کے ملحق قائم کر دیئے گئے تھے۔ جن کی وجہ سے تمام دن رات رونے پیٹنے۔ جزع فزع کی دل شگاف آوازیں بے چین اور پریشان حال رکھتی تھیں۔ اور اموات کی کثرت کی یہ کیفیت تھی۔ کہ ایک لاش قبرستان میں لے کر پہنچے ہیں۔ اور پیچھے ہی دوسری اور تیسری لاش آ رہی ہے۔ حتیٰ کہ چھ چھ جنازے ایک ایک وقت میں یکے بعد دیگرے جمع ہو جاتے۔ اور اس طرح چھ چھ لاشوں کا ایک ہی وقت میں ایک جنازہ پڑھا گیا۔ اور علیحدہ علیحدہ دفن کی گئیں۔ اس اندوہناک اور پریشان کن حالت میں حضرت والد صاحبؓ ذکر کرتے تھے کہ میں روزانہ عریضہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھا کرتا تھا۔ اور ہر خط میں اپنی پریشانی اور اضطراب کا اظہار کر کے دعا کے لئے درخواست کرتا تھا۔ اور دعا میں بھی یہ عرض کرتا۔ کہ "حضور میرے کنبہ اور میری رعایا کی خیر و عافیت کے لئے دعا فرماویں"۔ حضور از راہ شفقت جو ابا والد صاحب کی تسلی فرماتے اور ارقام فرماتے "آپ گھبرائیں نہیں انشاء اللہ ... خیریت رہے گی۔ ہم نے آپ کے کنبہ اور آپ کی رعایا کی خیریت کے لئے دعا کی ہے۔"

لیکن حضرت والد صاحب ذکر کیا کرتے تھے۔ کہ میں اسی طرح روزانہ دعا کے لئے برابر عرض کرتا رہا تھا۔ کیونکہ حاجی پور میں ابھی امن ہی تھا۔ لیکن گرد و نواح کے حالات سے پریشانی بہت تھی۔ گو احتیاطی تدابیر بھی بہت اختیار کی ہوئی تھیں۔ حاجی پور کی چاروں حدود پر پہرہ رہتا تھا۔ اور آمد و رفت اندرون و بیرون دیہہ قطعی بند رکھی ہوئی تھی۔ تا آنکہ ایک رات حاجی پور میں والد صاحب رضؓ کا ایک مزارعہ مسمی روڈا برا میاں آرائیں اپنے کھیت میں باہر تنہا لیٹا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا۔ کہ ابھی رات کا پہلا ہی حصہ تھا۔ وہ ابھی مکمل طور پر سویا بھی نہیں تھا۔ کچھ نیم وا سی آنکھیں تھیں۔ اور معمولی غنودگی سی طاری تھی۔ کہ اسے قریب سے آواز سنائی دی۔ "روڈا" مگر وہ کہتا تھا۔ میں بولا نہیں، پھر دوسری مرتبہ اسی طرح آواز قریب ہی سے سنائی دی "روڈا" وہ کہتا تھا۔ میں پھر بھی نہیں بولا۔ اور کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری مرتبہ اسے پھر آواز آئی۔ "روڈا اُستا ہو یا یا جاگدا ہیں"؟ سا لقہ ہی کہا کہ

"میاں نوں کہہ دئیں۔ کہ گھبراوے نہ اوہدے پنڈ وچ سب خیر رہے گی۔"

یعنی "روڈا سو رہے ہو یا جاگتے ہو۔ میاں کو کہہ دینا کہ گھبرائے نہیں۔ اس کے گاؤں میں سب خیریت رہے گی"۔

روڈا مذکور کہتا تھا۔ کہ میں نے تیسری آواز سنکر ہاں کہا۔ اور نیم وا سی آنکھیں فوراً کھول دیں۔ اور دیکھا کہ میری چارپائی سے دو تین کرم کے فاصلہ پر ایک آدمی کھڑا ہے۔ جو یہ الفاظ کہہ کر معاً غائب ہو گیا۔ پھر وہ کہتا تھا میں اس آواز کے الفاظ اور کہنے والے آدمی کے متعلق سوچتا سوچتا سو گیا۔ صبح کو اٹھ کر اس نے گاؤں کے آدمیوں سے رات کا ماجرا بیان کیا۔ کہ حاجی پور میں پلیگ سے امن رہے گا۔ رات مجھے اس اس طرح "بشارت" ہوئی ہے۔ ایسے پریشان حالات میں جب چاروں طرف موتا موتی لگ رہی تھی۔ ایسی خوشکن خبر سن کر گاؤں کا ہر ایک بوڑھا جوان روڈا مذکور کی طرف یہ خبر سننے کے لئے گیا۔ اور ہوتے ہوتے یہ بات حضرت والد صاحبؓ کو بھی زمینداروں میں سے کسی نے پہنچائی۔ کہ مسمی روڈا کہتا ہے۔ کہ اسے رات بشارت ہوئی ہے۔ کہ حاجی پور میں طاعون سے امن رہے گا۔ چنانچہ حضرت والد صاحب نے روڈا کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا۔ تو اس نے من و عن رات کا واقعہ سنایا۔ والد صاحب رضؓ نے اس سے خوب کرید کرید کر دریافت کیا۔ پھر اس سے بشارت دینے والے کا حلیہ دریافت کیا۔ تو روڈا نے بتلایا۔ کہ ایک مولوی تھے سر پر عمامہ تھا۔ اور لمبی داڑھی تھی۔ بدن پر جبہ تھا۔ اور شلوار پہنی ہوئی تھی۔ قد ان کا میانہ تھا۔ شناخت کے لئے اسے کئی فوٹو دیگر اشخاص کے دکھلائے گئے۔ خود والد صاحب رضؓ کا اپنا فوٹو بھی اسے دکھلایا گیا۔ مگر وہ کہہ دیتا ایسا نہیں تھا۔ سب فوٹو دیکھ کر یہی کہتا رہا۔ بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا فوٹو جس میں حضورؑ کھڑے ہیں۔ وہ والد صاحب رضؓ کے پاس موجود تھا۔ وہ روڈا کو دکھلایا گیا۔ تو اس نے فوراً بتلایا کہ بس یہی شخص تھا۔ جس نے رات اسے بشارت دی تھی۔ جس سے اپنے اور بیگانوں کے دلوں پر ایک سکینت اور اطمینان چھا گیا۔ واضح رہے کہ حضرت والد صاحب رضؓ کے آباؤ اجداد سے اور تمام کنبہ کو "میاں" کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "میاں" اور "منشی" سے ہی ہمیشہ خطاب فرمایا کرتے تھے۔

مسمی روڈا خود احمدی نہ تھا۔ اور نہ ہی اس نے کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہی تھا۔ اس کی سفید لمبی ریش ہوتی تھی۔ اور بہت سادہ طبیعت کا آدمی تھا۔ بہت کم گو اور کم سخن تھا۔ خاموش طبیعت اور بے ضرر آدمی تھا۔ ہمیشہ مزارعان کی شرارتوں سے یکسر علیحدہ رہتا۔ اگر کسی معاملہ میں گاؤں کے مزارعان کو حضرت والد صاحب اکٹھا کیا کرتے۔ تو سب ہی اپنی اپنی بات کرتے۔ مگر روڈا ہمیشہ خاموش ایک جانب علیحدہ بیٹھا رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ گاؤں کے مزارعان کو کہا کرتا تھا۔

"لوکو میاں جو گل کہندا ہے اوہ گل سچ ہو جاندی ہندی اے۔ اس کر کے تسیں میاں دا آکھیا منیا کرو۔" کہ لوگو میاں جو بات کہا کرتے ہیں وہ سچ ہو جاتی ہے۔ اس واسطے تم میاں کا کہنا مانا کرو۔ مسمی روڈا عرصہ ہوا۔ فوت ہو چکا ہے۔

چنانچہ جہاں تمام علاقہ میں اور حاجی پور کے ارد گرد اس کثرت سے مری پڑی تھی۔ وہاں حاجی پور میں صرف پانچ چھ کیس طاعون کے ہوئے تھے۔ ان میں بھی جو بیمار ہوئے تھے۔ وہ ایسے ہی تھے۔ کہ باوجود گاؤں سے باہر جانے اور گاؤں کے اندر آنے کی روک کی پابندی اور احتیاط کے بعض مزارعان اپنے بیمار رشتہ داروں کے پاس چوری گئے۔ اور بیمار ہو گئے۔ محض ایسے ہی چند اشخاص کی اموات کے سوائے تمام گاؤں میں امن رہا۔ اور اس کے بعد بھی جس سال بھی طاعون حاجی پور میں نمودار ہوئی۔ اسی میل جول کی بنا پر نمودار ہوئی۔ لیکن حاجی پور میں طاعون جارف کبھی نمودار نہیں ہوئی۔ اور بفضلہ تعالیٰ آپ کا تمام کنبہ تو ہمیشہ محفوظ اور مامون رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ جو اس نے اپنے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل اپنے ایک فدائی کے لئے ایک نشان کی صورت میں ظاہر فرمایا۔ اور حضرت والد صاحب قبلہ رضؓ کی تسکین کے لئے حضور نے خود سرفراز ہو کر از حد شفقت روحانی کا نمونہ قائم فرمایا۔ جو موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلوں ...

(باقی صفحہ ۷ پر)

جامعہ نصرت میں تقسیم انعامات کی تقریب

۲۷ مارچ کو جامعہ نصرت فار ومن ربوہ کی تیسری سالانہ تقریب تقسیم انعامات کی منعقد ہوئی جس کی صدارت ہماری معزز مہمان لاہور کالج فار ومن کی پرنسپل مسز ہنری لال نے قبول فرمائی۔ آپ علمی حلقوں میں کافی شہرت رکھتی ہیں۔ لاہور سے ان کی تشریف آوری سے اس تقریب کی رونق دو بالا ہوئی۔

یہ تقریب مقررہ وقت پر ٹھیک دس بجے تلاوت قرآن پاک سے ہال لجنہ اماء اللہ میں شروع ہوئی۔ پھر پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت نے کالج کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ اس کے بعد محترمہ مسز لال نے انعامات تقسیم کئے۔ جو نہایت قرینہ سے سٹیج کے ایک طرف میزوں پر سجائے گئے تھے۔ آخر میں انہوں نے صدارتی خطبہ پڑھا۔ جس میں انہوں نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے حقیقی علم کی تعریف بیان کی۔ اور طالبات اور لیکچرار صاحبان کو علم کی اس تعریف کی روشنی میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ تعلیم یافتہ شخص کو بے علم انسان پر کیا فوقیت حاصل ہے اور کس طرح وہ علم کے نور سے منور ہو کر سوسائٹی اور ملک کی حقیقی خدمت کر سکتا ہے۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس کے بعد تمام معزز مہمان کالج تشریف لے گئیں۔ اور کالج اور ہوسٹل جامعہ نصرت دیکھ کر بہت محظوظ ہوئیں۔ علاوہ ازیں طالبات نے مہمانوں کے اعزاز میں TABLEAU بھی تیار کیا تھا۔ جس میں مختلف ممالک کی مستورات کے لباس اور تاریخ کے بعض ادوار کو اس زمانہ کے لباس میں ظاہر کیا گیا تھا۔ یہ Tableau ایک کلاس روم میں ترتیب دیا گیا تھا۔ اور اس کے لئے ایک انعام بھی مقرر تھا۔ اس Tableau نے تمام مہمانوں کے لئے تفریح کا سامان پیدا کیا۔ محترمہ مسز ہنری لال نے فرمایا کہ ہر ایک نے اپنا پارٹ اس عمدگی سے حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے ادا کیا ہے کہ میرے لئے فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے۔ خصوصاً جب کہ ایک ہی انعام رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں تین افراد پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی اور انعام ریڈ انڈین خاتون (امۃ المنان قدسیہ) کو دیا گیا۔ بارہ بجے کے قریب باہر سے آنے والے مہمانوں کو لنچ دیا گیا۔ اور ایک بجے یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

مکرمہ محترمہ مسز ہنری لال شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت کی معیت میں دفاتر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ اور ساڑھے تین بجے کے قریب لاہور واپس تشریف لے گئیں۔ (نامہ نگار)

معلومات عامہ

سر ونسٹن چرچل

سر ونسٹن چرچل برطانیہ کی وزارت عظمیٰ سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ وہ ایک عظیم سیاسی مدبر ماہر حرب اور مصنف ہی نہیں۔ ان کی بے پایاں بے باکی اور جسارت بھی منفرد حیثیت رکھتی ہے انہوں نے سیاست کی وادی میں اسوقت قدم رکھا جب ملکہ وکٹوریہ تخت پر متمکن تھیں۔ اور آج جب وہ اقتدار سے سبکدوش ہوتے ہیں تو ملکہ الزبتھ سریر آرائے تخت و تاج ہیں۔ اس نصف صدی سے زائد عرصہ میں ان کی جرأت و جسارت ہر موقع پر جلوہ گر رہی ہے۔ ان کو ہوائی جہاز کے دو حادثے پیش آئے۔ انہوں نے کئی جنگوں میں حصہ لیا۔ غیر منقسم ہندوستان، جنوبی افریقہ سوڈان اور فرانس کی جنگوں میں شرکت کی۔ وہ مختلف سیاسی جماعتوں میں شامل ہوتے رہے اور اپنی زندگی کے مختلف ادوار میں برطانیہ کی ہر اہم وزارت پر فائز ہوئے۔

خطر پسند:- جرأت کے ساتھ قدرت نے انہیں طوالت عمر بھی بخشی ہے۔ جن لوگوں کے خلاف اور جن کے شانہ بشانہ انہوں نے جنگوں میں حصہ لیا۔ وہ سب اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔ مثلاً ہٹلر، سولینی، روزویلٹ اور سٹالن۔ وہ ان سب سے عمر میں بڑے تھے اور نہ صرف ان کے بعد بھی بقید حیات ہیں وہ ۸۰ برس کی عمر میں وزارت عظمیٰ کے بھاری فرائض ادا کرتے رہے۔

چرچل نے اپنی زندگی کا یہ اصول بیان کیا تھا — "خطر پسندی۔ جو حالات پیش آئیں ان کا مردانہ وار مقابلہ — بے خوفی اور بے باکی، سب امور ساز گار ثابت ہوں گے" وہ ابتداء ہی سے اس اصول پر کاربند چلے آ رہے ہیں۔

چرچل ۳۰ نومبر ۱۸۷۴ء کو قصر بلنہیم میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش سے قبل ان کی والدہ ایک مجلس رقص و سرود میں شریک تھیں۔ اور وہاں سے انہیں بڑی عجلت میں محل میں پہنچایا گیا کیونکہ چرچل نے معمول سے دو ماہ پہلے جنم لیا تھا وہ دیر تک جاگتے۔ بے محابا سگار پیتے اور کثرت سے برانڈی نوش کرنے کے ساری عمر عادی رہے ہیں۔ اور ان کی بدولت انہیں اکثر مشکلات سے بھی دو چار ہونا پڑا ہے۔ لیکن چرچل یہ کہتے ہیں "شراب نے مجھ پر ناگوار اثر نہیں ڈالا۔ میں نے شراب سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے"!

۵ سال کی عمر میں انہیں سینے میں درد کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ ۹ سال کی عمر میں وہ ڈبل نمونیے کا شکار ہوئے۔ ۱۸ سال کی عمر میں ایک ۳۰ فٹ اونچے درخت سے نیچے گرے۔ اور ۳ دن تک بے ہوش رہے۔ ان کی زبان میں لکنت تھی۔ اس پر بھی انہوں نے قابو پا لیا۔ ۲۱ سال کی عمر میں ان کے شانہ پر شدید چوٹ آئی۔ . . . . . .

- - - - - - ۴۸ سال کی عمر میں انہیں دو مرتبہ طیاروں کے حادثات پیش آئے ۴۷ سال کی عمر میں وہ اونٹ سے گر پڑے

- - - - - - - - -

اور ۴۸ سال کی عمر میں انہیں دو تشویشناک اپریشن کرانے پڑے۔ دسمبر ۱۹۳۱ء میں ۵۷ سال کی عمر میں وہ نیویارک میں ایک موٹر کار کے نیچے بری طرح کچلے گئے اور دو ماہ تک ہسپتال میں رہے۔ لیکن ان کی بیوی نے پریشان ڈرائیور کو . . . چائے پر مدعو کر کے اس کی دلجوئی کی۔ ۷۰ اور ۶۹ سال کی عمر میں وہ دو مرتبہ نمونیا میں مبتلا ہوئے۔ اور صرف ڈیڑھ برس قبل ۷۹ سال کی عمر وہ فالج میں مبتلا ہو گئے۔

ماہر حرب:- چرچل نے اپنے زمانہ تعلیم کو "عمر کا واحد بنجر اور تہی از مسرت دور" قرار دیا۔ ہیرو سکول میں وہ بڑے پس ماندہ طالب علم سمجھے جاتے تھے۔ لیکن جب وہ فوجی اکاڈیمی سینڈ ہرسٹ میں داخل ہوئے تو ۱۵۰ طلبہ کی جماعت میں آٹھویں نمبر پر پاس ہوئے۔ ۱۸۹۵ء میں کیوبا میں جنگی وقائع نگار کی حیثیت سے گئے اور وہاں ہی وہ سگار اور قیلولہ کے عادی ہوئے جن کو وہ زندگی بھر نبھاتے رہے ہیں ۲۳ سال کی عمر میں چرچل نے سرحد اب پاکستان کی جنگوں میں حصہ لیا۔ اور ایک کتاب میں برطانیہ کے جنگی حربوں پر شدید تنقید کی۔ جنگ کی مصروفیات کے ساتھ ساتھ وہ لکھتے رہے اور اسی حیثیت میں سوڈان اور جنوبی افریقہ میں چند سال گذارے بوئر وار میں وہ قید بھی ہو گئے۔ لیکن قید سے فرار نے ان کی شہرت میں مزید اضافہ کر دیا

سیاست میں:- فوج سے مستعفی ہونے کے بعد وہ سیاست میں حصہ لینے لگے لیکن پہلے انتخاب میں ہار گئے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ۱۹ مرتبہ انتخابات میں حصہ لیا۔ اور ۴ مرتبہ ناکامی کا منہ دیکھا۔ پہلی مرتبہ ہارنے کے بعد وہ بوئر وار میں جنگی وقائع نگار کی حیثیت سے جنوبی افریقہ گئے واپسی پر وہ پہلی مرتبہ پارلیمنٹ کے قدامت پسند رکن منتخب ہو گئے۔ انہوں نے بعد میں قدامت پسند پارٹی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور لبرل پارٹی کے حلقہ بگوش ہو گئے چند برسوں کے بعد وہ قدامت پسند پارٹی میں واپس چلے گئے۔ اور سوشلزم کے جانی دشمن مشہور ہو گئے۔ انہوں نے سابق وزیر اعظم ریمزے میکڈانلڈ کو "بے استخوان معجزہ" کا نام دیا ۱۹۳۰ء میں وہ قدامت پسند وزیر اعظم بالڈون کے بھی خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے لگے کیونکہ یہ بالڈون ہندوستان کو برطانوی سلطنت کا جزو لاینفک سمجھتے تھے۔ اگرچہ وہ قدامت پسند پارٹی سے علیحدہ تو نہیں ہوئے لیکن دس سال "سیاسی ویرانوں" کی بادیہ پیمائی کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس دوران میں جنگی تیاریوں کا مطالبہ کرتے رہے۔ ہٹلر کے متعلق چیمبرلین کی نرم پالیسی کی مذمت کرتے رہے۔ اور معاہدہ میونخ کو چرچل نے جنگ کے بغیر شکست سے تعبیر کیا۔

دوسری جنگ عظیم میں ابتدائی ہزیمتوں کے بعد چیمبرلین کو چرچل کے حق میں وزارت عظمیٰ سے دستبردار ہونا پڑا۔ اور اگر یہ سوال پیدا ہو جائے کہ دوسری جنگ جیتنے میں کس فرد واحد نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ تو چرچل کے سوا کسی دوسرے کا نام نہیں لیا جائیگا۔ چرچل نے اپنی پہلی تقریر میں قوم کو فتح کا مژدہ سنانے کے بجائے "خون آنسو اور پسینہ بہانے" کا پیغام دیا۔ اور ابتدائی مرحلہ میں ہر ہزیمت کے موقع پر اپنی خطابت سے قوم کے عزم و حوصلہ کو بلند رکھا۔ جنگ کے دوران میں چرچل کی تقریریں دنیا کی تاریخ خطابت میں منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔

مصنف

چرچل نے تالیف و تصنیف کا سلسلہ ۱۸۹۹ء میں شروع کیا۔ انہوں نے "سیوورلا" کے نام سے ایک ناول لکھا۔ جس کے متعلق انہوں نے ایک خط میں لکھا "میں اپنے احباب پر زور دے رہا ہوں کہ وہ اسے نہ پڑھیں"۔ لیکن ۱۹۵۳ء میں انہیں تاریخ نگاری کے لئے نوبل پرائز ملا۔ جنگ کے دوران وہ تقریباً ہر محاذ پر پہنچے۔ انہوں نے دس مرتبہ بحر اوقیانوس کو عبور کیا۔ جنگ کے بعد ان کی جماعت انتخاب ہار گئی۔ لیکن ۱۹۵۱ء میں وہ دوبارہ برسر اقتدار آ گئے۔ گذشتہ دو تین سال میں وہ اعلیٰ سطح پر روسی لیڈروں سے امن عالم کے متعلق بات چیت کرنے کی مساعی میں مصروف رہے۔ لیکن ان کا یہ آخری خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔ انہوں نے پیرانہ سالی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور وزارت عظمیٰ سے سبکدوش ہو گئے۔

ازدواجی زندگی

اپنی ازدواجی زندگی کے متعلق ایک مرتبہ چرچل نے لکھا "میں نے شادی کی اور اس کے بعد خوشی و مسرت سے زندگی بسر کی"۔ لیڈی چرچل کی عمر اس وقت ۷۰ برس ہے وہ چرچل کی والدہ کی طرح امریکی نہیں ... اور انگریز ہیں۔

جملہ مبلغین توجہ فرمائیں!

جملہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ (پاکستان) کو براہ راست فرداً فرداً بذریعہ ڈاک لکھا جا چکا ہے اب بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ:۔

مالی سال ۵۵-۱۹۵۴ء ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو ختم ہو رہا ہے مبلغین اپنی اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹیں (از ۵۴-۵-۱ تا ۵۵-۴-۳۰) مفصل اور خوشخط لکھ کر مئی ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں دفتر ہذا کو بصیغہ رجسٹری بھجوا دیں۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ

ضرورت مند احباب متوجہ ہوں!

(۱) داخلہ آر۔پی۔اے۔ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ

کورس کا آغاز ۵۵-۸-۱ سے۔ مقصد: طلبہ کو آر۔پی۔اے۔ایف میں بطور اپرنٹس کرافٹ اپرنٹس بھرتی کرنا۔ عام تعلیم میٹرک کے درجہ کی دلانا۔ مذہبی تعلیم بھی تعلیمی سلیبس میں شامل ہے۔ دوران ٹریننگ فیس ندارد۔ راشن۔ وردی رہائش سرکاری۔ جیب خرچ ۱۲ روپے ماہوار بذمہ والدین۔ تنخواہ دوران ٹریننگ کرنگی سکول ۸/۳۲ روپے ماہوار۔ الاؤنس علاوہ۔ راشن وردی سرکاری۔ بعد ٹریننگ تنخواہ ما بین ۸۰/۰ تا ۲۶۰/۰ ماہوار۔ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ موزوں ثابت ہونے پر کمیشن ملنے کی بھی ترقی۔ شرائط: عمر ۵۵-۸-۱ کو ۱۳ تا ½۱۵ سال، مڈل پاس عرصہ ٹریننگ سہ سال۔ داخلہ بذریعہ امتحان دو پرچے (۱) انگلش (۲) کیلکولیشن (Calculation) و جنرل نالج۔ امتحان ۸ بجے صبح ۵۵-۵-۲۱ کو آر۔پی۔اے۔ایف سٹیشن ڈرگ روڈ چک لالہ لاہور کینٹ چٹاگانگ کوئٹہ اور تیج گاؤں میں۔ فارم درخواست آر۔پی۔اے۔ایف دفتر بھرتی انگل روڈ کراچی یا ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور یا ۳۰ مال راولپنڈی یا ۱۹ نارتھ سرکلر روڈ پشاور یا گلوسسٹر روڈ کوئٹہ یا رمنا ڈھاکہ یا چٹاگانگ سے حاصل ہو۔ آخری تاریخ برائے درخواست ۵۵-۵-۱۸ (سول لاہور ۵۵-۴-۵)

(۲) کمیشن کے لئے درخواستیں

پاکستانی فوج میں باقاعدہ کمیشن کیلئے درخواستیں ۵۵-۵-۱۴ تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر طلب کی گئی ہیں:۔

G.H.Q., A.G.S Branch, Org-3 Rawalpindi

جولائی ۱۹۵۵ء انگریزی۔ جنرل نالج و ریاضی میں بمقام پشاور و راولپنڈی و لاہور و کوئٹہ و کراچی و ڈھاکہ یا ملیور امتحان ہوگا۔ کامیاب امیدواران انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کے سامنے پیش ہوں گے۔ منتخب امیدواران کو جے۔ایس۔پی۔سی۔ ڈی سکول کوئٹہ میں ٹریننگ کے لئے بھیجا جائے گا۔ جس کے بعد وہ پاکستان ملٹری اکاڈمی کاکول میں جائیں گے۔ شرائط بصورت سویلین امیدوار۔ تاریخ پیدائش ۳۵-۵-۱۳ و ۳۹-۷-۱ کے درمیان ہو۔ میٹرک یا سینیئر کیمبرج۔ غیر شادی شدہ۔ فیس داخلہ ۱۵/ روپے۔ فارم درخواست و قواعد ہر ایک دفتر روزگار یا دفتر بھرتی یا جنرل ہیڈ کوارٹرز سے طلب کریں۔ (سول لاہور ۵۵-۴-۵)

(۳) رائل پاکستان نیوی

تحریری امتحان انگلش جنرل نالج۔ ریاضی۔ فزکس و کیمسٹری ۲۱ تا ۲۴ جون۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور ڈھاکہ۔ چٹاگانگ میں ہوگا۔ کامیاب امیدواران انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کے سامنے پیش ہوں گے۔ آخری انتخاب رائل پاکستان نیوی سلیکشن بورڈ کریگا۔ منتخب امیدواران جائنٹ سروسز کیڈٹ ٹریننگ سکول میں بھیجے جائیں گے وہاں سے کامیاب ہونے والوں کو کیڈٹ مقرر ہونے پر ۱۴۰/ روپے ماہوار۔ شرائط غیر شادی شدہ۔ تاریخ پیدائش مابین یکم نومبر ۱۹۳۶ء و یکم نومبر ۱۹۳۹ء۔ عمر یکم نومبر ۱۹۵۵ء کو ۱۶ تا ۱۹۔ میٹرک یا سینیئر کیمبرج۔ پانچ روپے فیس داخلہ خزانہ ہو۔ فارم داخلہ اور پمفلٹ پی کیڈٹ مندرجہ ذیل ایڈریس سے طلب کریں

The Captan Royal Pakistan Naval Barracks Queens Road Karachi

درخواستیں بصیغہ رجسٹری رسیدی ٹکٹ پر ۵۵-۵-۳۰ تک ارسال ہوں (سول لاہور ۵۵-۴-۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

انٹرمیڈیٹ کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ احباب سے (۳) بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ منیر احمد قمر دارالفضل سیالکوٹ

خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوا مال ہمارے کام آئے گا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ جو لوگ اس جہاد میں پہلے شریک ہوئے وہ سابقون الاولون ہیں ان کی ہی انیس سالہ فہرست کتاب میں شائع ہو رہی ہے اور اس کا بہت بڑا حصہ تیار ہو چکا ہے۔ بعض احباب کے ذمہ بعض بعض سالوں کا بقایا ہے جس کی اطلاع دفتر انیسویں سال میں شامل ہونے والوں کو دے چکا ہے۔ سوائے بیرونی ممالک کے۔ لیکن بقایا داران میں وہ بھی ہیں جو باوجود اطلاع کرنے اور اعلان کرنے کے خاموش ہیں نہ رقم بقایا دیتے ہیں اور نہ جواب دیگر کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ پھر ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ان کا نام فہرست سے نکل جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب یہ سابقون الاولون کی انیس سالہ پہلی فہرست شائع ہو جائے گی۔ اور یہ کتاب اشاعت اسلام میں مدد دینے والے کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور ہر ایک لائبریری میں پہنچ جائے گی تو ایسے بقایا دار کف افسوس ملیں گے اور زبان حال سے کہیں گے کاش تحریک جدید کا یہ بقایا ادا کر لیا ہوتا۔ خواہ تنگی اور مالی مشکلات بھی تھے۔

احباب یاد رکھیں کہ ابھی تھوڑا سا وقفہ اس ندامت اور دل کی حسرت کے ازالہ کا ہے اس میں بقایا ادا کر لیں اور سابقون الاولون کے بقایا دار حضور کا ارشاد ذیل پڑھیں۔

(۱) "یاد رکھو یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہتا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں"۔

(۲) "یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی"۔

(۳) "یہاں کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئیگا جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہو وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو"۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں یعنی تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کیلئے جاری فرمایا تھا۔ اور موصی احباب کیلئے اس کی شرط دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔

چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے۔ جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا۔ جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی۔ اور کچھ وعدہ جات لکھوائے۔ اس وقت تک اس مد میں کل وصولی ۴۲۸۳۱/ روپے ہوئی ہے اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پر خرچ کا اندازہ دو لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیغام ۱۳ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اطلاع

اخبار الفضل کے نمبر ۲۷۱ جلد ۲۵ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء کی خاکسار کو بعض تبلیغی ضروریات کے پیش نظر ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس یہ پرچہ ہو تو خاکسار کو بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ ہاکو سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم لطیف احمد از چونڈہ عرصہ دو سال سے بے کار ہیں۔ دوست کاروبار میں کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔ میاں چراغ الدین برک لیئر انسٹرکٹر گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مغلپورہ لاہور

(۲) میں گذشتہ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ محمد ضیاء الحق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ داؤد خیلی

حکومت پاکستان نے متروکہ جائیداد کے قانون میں توسیع کر دی

کراچی ۱۱ر اپریل حکومت پاکستان نے متروکہ جائیداد کے قانون میں ۱۱ر اپریل ۱۹۵۵ء سے مزید ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔ اس قانون کے تحت غیر منقولہ متروکہ جائیداد کا تبادلہ ہندوستان میں اسی قسم کی جائیداد سے ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ تبادلہ کا معاہدہ ۲۶ر جولائی ۱۹۴۹ء سے پہلے ہو چکا ہو۔ اس معاہدے کے مطابق پاکستان میں زرعی جائیداد کا تبادلہ بھی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے تبادلہ کا معاہدہ ۲۶ر جولائی ۱۹۴۹ء سے پہلے ہو چکا ہو۔ اس کے علاوہ رہن شدہ جائیداد کے تبادلے کی بھی خاص شرطوں کے تحت رعایت دی گئی ہے۔ ایسی جائیداد کی فروخت یا تبادلہ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جسے فروخت کرنے کے بعد مالکان ترک وطن کرنا چاہتے ہوں۔

مسلمانوں کی زمینوں سے بے دخلی

سلہٹ ۱۱ر اپریل۔ کریم گنج سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ بھارتی حکومت نے کریم گنج سے مائی گوام ریفیوجی کالونی تک سڑک کی تعمیر کے لئے مسلمانوں کی زمینات حاصل کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس طرح انہیں بھاری زرخیز علاقوں سے زبردستی محروم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مسلمانوں نے جتنے بھی احتجاج کئے۔ وہ بے سود ثابت ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کریم گنج کے بھارتی حکام نے ایک اور منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ جس کے تحت زمینیں مسلمانوں سے حاصل کر کے ہندوؤں کو دی جائیں گی۔

مسٹر محمد علی ۱۶ر اپریل کو روانہ ہوں گے

کراچی ۱۱ر اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے ۱۶ر اپریل کو بنڈونگ (انڈونیشیا) روانہ ہوں گے۔ جہاں ۲۹ر افریشیائی ممالک کی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ وفد چوہدری محمد علی وزیر خزانہ۔ مسٹر سہروردی وزیر قانون کے علاوہ مرکزی حکام پر مشتمل ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے مسٹر محمد علی کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ ان کے ملک کا دورہ کریں لیکن سر دست ان کے لئے ممکن نہیں ہوگا۔ کہ وہ ایسا کر سکیں۔ غالب امکان ہے۔ کہ وہ پھر کبھی وہاں جائیں گے۔ مسٹر محمد علی کو فلپائن سے بھی دعوت موصول ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی وہاں جانے کا پروگرام بھی نہیں بن سکا۔

منٹگمری ۱۱ر اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع منٹگمری کو ٹڈی دل کے حملے کا شدید خطرہ لاحق ہے۔ اسی ٹڈی دل سے جس کا رخ دریائے راوی کی طرف ہے ضلع لائل پور کے بھی متاثر ہونے کا امکان ہے۔ پتہ چلا ہے کہ یہ دل ملتان کی طرف سے جمعہ کے دن صبح کے وقت یہاں پہنچا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی دعا کا ایک نشان

(بقیہ صفحہ ۴)

کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ آمین۔

ایسی ہی تائیدات آسمانی کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ عجیب قادر ہے۔ اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلّط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ ان کی خدمت کریں۔ ایسا ہی جب دنیا پر اس کا غضب مستولی ہوتا ہے۔ اور اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے۔ تو اس کی آنکھ اس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔" (کشتی نوح ص۵)

پھر حضور مزید فرماتے ہیں۔

"انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہے۔ میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ "وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں۔" بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

پھر اسی سلسلہ میں آگے فرماتے ہیں:۔

"اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔ از انجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے۔ اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے۔ اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اسکی شفاعت کریگی۔

سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔" (کشتی نوح ص۳۰)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"طاعون دوسروں کو کھانے کے لئے اور ہمارے بڑھانے کے لئے آئی۔" نزول المسیح ص۱۲۱۔

حضرت والد صاحبؓ نے جب ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ تو خاندان میں تنہا شرف بیعت سے فیضیاب ہوئے۔ آج والد صاحبؓ کی نسل اولاد۔ پوتے۔ پوتیاں ۵۰ اور پڑپوتے ۔۔۔ نفوس پر مشتمل بقید حیات موجود ہیں۔

سر انتھونی ایڈن

سر انتھونی ایڈن (۵۷ سال) ۱۷ برس کی طویل انتظار کے بعد وزارت عظمےٰ کے منصب پر فائز ہوئے ہیں اور اس انتظار میں ان کے بال بھی سفید ہو گئے ہیں۔ صرف چرچل کی پیرانہ سالی نے ان کے طویل انتظار کا مرحلہ ختم کیا ہے۔

سر انتھونی ایڈن کو اس منصب تک پہنچنے کے لئے بڑی محنت اور جماعتی وفاداری کا ثبوت دینا پڑا ہے۔ وہ صبر و تحمل کے ساتھ حسن میں بھی بہرہ وافر رکھتے ہیں۔ سیاست ایڈن کے خاندان کی دیرینہ روایت چلی آ رہی ہے۔ اٹھارہویں صدی میں ان کے خاندان کا ایک فرد پارلیمنٹ کا رکن تھا۔ دو افراد سفارت کے منصب پر فائز تھے اور ایک امریکہ کی نوآبادی میری لینڈ کا گورنر تھا۔

ایڈن نے ایٹن اور آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی اور عربی فارسی میں خاص امتیاز حاصل کیا۔ یونیورسٹی میں تعلیم کی تکمیل سے قبل انہوں نے پہلی جنگ عظیم میں فوجی خدمت ادا کی۔ اور ایک تمغہ ملٹری کراس حاصل کیا۔ ان کے دو بھائی اس جنگ میں کام آئے۔ خود ایڈن کا ایک بیٹا دوسری جنگ عظیم میں ہوائی جنگ میں ہلاک ہوا۔

ایڈن نے ۲۵ برس کی عمر میں سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ پارلیمنٹ کے پہلے انتخاب میں وہ بھی چرچل کی طرح شکست و ناکامی سے دوچار ہوئے۔ لیکن ۲۶ برس کی عمر میں اگلے سال وہ کامیاب ہو گئے اور اپنی بہن کی خوش دامن کاؤنٹس آف وارورک کو شکست دی۔ جو بڑی پرجوش سوشلسٹ تھیں۔ پارلیمنٹ میں آنے کے بعد سٹینلے بالڈون نے ایڈن کی سرپرستی شروع کی اور ۳۸ برس کی عمر میں وہ وزیر خارجہ مقرر ہوئے وہ ۱۸۵۱ء میں لارڈ گرینویل کے بعد پہلے وزیر خارجہ تھے جو اتنی کم عمر میں اتنے اہم منصب پر فائز ہوئے اور ۱۹۳۶ء سے قبل انہوں نے مستقل امن کے لئے یورپ کے طویل دورے کئے

۱۹۳۸ء میں ایڈن نے وزارت خارجہ سے وزیر اعظم چیمبرلین کی کمزور پالیسی سے اختلاف کی بناء پر استعفا دیدیا۔ اس اقدام سے ایڈن عوام میں بڑے ہر دلعزیز ہو گئے۔ لیکن وہ اپنے اس اقدام کو منطقی انجام تک نہ پہنچا سکے۔ اور گمراہ قیادت کی غلطیوں سے سیاسی فائدہ اٹھانے سے قاصر رہے۔ کیونکہ اس میدان میں چرچل اتر چکے تھے۔ اور ایڈن کو چرچل کا سیاسی جانشین بننے پر اکتفا کرنا پڑا ۔۔۔ ایڈن نے دوسری شادی ۱۹۵۲ء میں چرچل کی بھتیجی کلیریا چرچل سے کی۔ شادی کے بعد وہ سخت بیمار ہو گئے اور متعدد اپریشنوں کے بعد ان کی صحت بحال ہوئی۔

گذشتہ سال کی بین الاقوامی سیاسی کانفرنسوں میں ایڈن کو دوبارہ اپنی شاندار قیادت کے اظہار کا موقعہ ملا۔ ہند چینی میں عارضی صلح ایڈن کی مساعی کی مرہون منت ہے۔ جرمنی کی دوبارہ اسلحہ بندی کے متعلق معاہدہ پیرس بھی ان کا کارنامہ ہے۔ ۱۹۵۴ء میں ملکہ الزبتھ نے ان کے دفار میں سر کے خطاب سے اضافہ کیا۔

ایڈن اب تنقید کا ہدف بننے لگے ہیں۔ ان کی پارٹی پر یہ الزام عاید کیا جاتا ہے کہ ۱۹۳۸ء سے قبل انہوں نے معاہدہ میونخ کے متعلق جس بغاوت کا اعلان کیا تھا۔ اب وہ خود اس سے انحراف کر رہے ہیں اور خارجیت سے مصالحت میں چیمبرلین کی طرح کمزوری دکھا رہے ہیں۔ ان پر دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ان کی ساری عمر خارجہ مسائل کی الجھنیں دور کرنے میں گذری ہے اور انہیں ملک کی داخلی سیاست اور مسائل کا پورا علم اور تجربہ نہیں ہے۔ ان کے متعلق کوئی بیس برس قبل چیمبرلین نے کہا تھا۔ وہ اوّل درجہ کے دوسرے مرتبہ کے آدمی ہیں۔ لیکن کبھی وہ اول درجہ کے پہلے مرتبہ کے آدمی (قائد) ثابت ہوں گے۔ وزارت عظمےٰ کے منصب پر فائز ہونے کے بعد اس بات کا دلچسپی سے مطالعہ کیا جائے گا کہ وہ توقع پر پورے اترتے ہیں یا نہیں۔ (نوائے وقت ۱۱ر اپریل)

حکومت ہومیوپیتھک ایسے ارزاں طریق علاج کی بھی سرپرستی کرے

لاہور ۱۲ر اپریل پنجاب کے وزیر صحت سید علمدار حسین گیلانی نے وائی ڈبلیو سی اے ہال میں بانی ہومیوپیتھی ڈاکٹر سیموئل ہانمن کی دو صد سالہ یوم ولادت کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن کو یقین دلایا کہ اگر وہ ہومیوپیتھک میڈیکل بورڈ کے متعلق اپنی تجاویز پیش کرے تو حکومت ان پر پوری پوری ہمدردی سے غور کرے گی۔

انہوں نے کہا مجھے بورڈ کی تشکیل سے متعلق مطالبے سے پورا اتفاق ہے۔ وزیر صحت نے کہا کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے مقبول اور زیادہ عام نہ ہونے کی وجہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں میں تنظیم کی کمی ہے۔

اس سے قبل ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر محمد مسعود نے وزیر صحت کو سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ہومیوپیتھی کو اس کی جائز جگہ دینے کا مطالبہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ دنیا کا ہر مہذب ملک ہومیوپیتھی کو ایک سائنٹیفک علاج کے طور پر اپنے عوام کی بہبود کیلئے مفید تسلیم کر چکا ہے۔

مشرقی پاکستان میں اقلیتوں کو تمام شہری حقوق حاصل ہوں گے

حکومت پاکستان کی یقین دہانی

کراچی ۱۲ اپریل ۔ کل حکومت پاکستان نے ایک اعلان میں مشرقی بنگال سے اقلیتی فرقہ کے انخلاء پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ پیشکش کی ہے کہ جو تارکان وطن مشرقی بنگال واپس آنا چاہیں انہیں دوبارہ ان کے گھروں میں آباد کیا جائے گا ۔ حکومت پاکستان نے یقین دلایا ہے کہ اقلیتی فرقہ کی شکایات جلد از جلد رفع کرنے کے لئے خاص انتظامات کئے جائیں گے ۔ سرکاری اعلان میں غیر مسلموں کو اس امر کی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ انہیں پاکستان میں شہری ہونے کے وہ تمام حقوق اور مراعات حاصل ہونگی جو اکثریت کو حاصل ہیں ۔ اور اقلیتی فرقہ کی سلامتی اور مفاد کی حفاظت کے لئے تمام ممکن تدابیر اختیار کی جائیں گی ۔ اعلان میں تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ گذشتہ دنوں اقلیتی فرقے نے بھاری تعداد میں مشرقی بنگال سے ترک وطن کیا ۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اقلیتی فرقہ کی آباد کاری اور ان کے حقوق کے سلسلہ میں مسٹر غیاث الدین پٹھان اور مسٹر چندا عنقریب مشرقی بنگال کا دورہ شروع کریں گے ۔ مسٹر پٹھان پاکستان میں اقلیتی امور کے وزیر ہیں اور مسٹر چندا تجارت کے نائب وزیر خارجہ ہیں ۔

جنوبی فلپائن میں ایک اور خوفناک زلزلہ

منیلا ۱۲ اپریل ۔ جنوبی فلپائن کے جزیرہ منڈاناؤ کو زلزلہ کے شدید جھٹکوں نے کل پھر ہلا دیا ۔ بتایا گیا ہے کہ یہ زلزلہ اس زلزلہ سے بھی زیادہ خوفناک تھا جو اب سے دس روز قبل آیا تھا ۔ اور جس میں چار سو کے قریب افراد ہلاک ہوئے تھے

ابھی تک کل کے زلزلہ کے نقصانات یا انسانی جانوں کے اتلاف کے بارے میں کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے ۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ کل کا زلزلہ بھی بہت تباہ کن ثابت ہوا ہے ۔

غیر منقولہ متروکہ املاک کے مطالبات درج کرانے کے طریق کار کا اعلان

کراچی ۱۲ اپریل بھارت میں چھوڑی ہوئی غیر منقولہ املاک کے متعلق مہاجرین کی طرف سے دعاوی داخل کرنے کے سلسلہ میں طریق کار اور قواعد وضوابط کا اعلان کر دیا گیا ہے یہ دعاوی رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعہ یا ذاتی طور پر یا اپنے کسی ایجنٹ کے توسط سے اس علاقہ کے دفتر رجسٹریشن میں جہاں درخواست دہندہ رہتا ہو داخل کئے جا سکتے ہیں

ایسی املاک کے سلسلہ میں جن کی مالیت دس ہزار روپے سے زائد نہ ہو دعاوی داخل کرنے کی رجسٹریشن کیلئے دو روپے بطور فیس ادا کرنے ہونگے ایسی املاک کی دعاوی کیلئے جن کی مالیت دس ہزار روپے سے زائد مگر ۲۵ ہزار سے کم ہو فیس ۳؍ روپے ہوگی اور ان کی جائدادوں کیلئے جن کی مالیت ۲۵ ہزار سے زائد ہو مگر پچاس ہزار سے زائد نہ ہو فیس پانچ روپے ہوگی ۔ جن متروکہ جائدادوں کی مالیت (دیکھیں ص)

(۴) ۵۰ ہزار سے زائد اور ایک لاکھ تک ہو ان کے لئے فیس دس روپے ۔ اور ایک لاکھ سے زائد مالیت کی جائداد کے دعاوی داخل کرنے کی رجسٹریشن فیس ۱۵؍ روپے ہوگی ۔

گورمانی مغربی پاکستان کی وحدت کے نامزد افسروں سے خطاب کریں گے

نئی ذمہ داریوں اور کام کرنے کے طریق پر غور کیا جائیگا

لاہور ۱۲ اپریل ۔ مغربی پاکستان کے نامزد گورنر مسٹر مشتاق احمد گورمانی جمعرات کو منعقد ہونے والی کانفرنس میں مغربی پاکستان کے بورڈ آف ریونیو کے ارکان اور نامزد ڈویژنل کمشنروں سے خطاب کریں گے ۔ گورنر اس کانفرنس میں ان افسروں کو بتائیں گے کہ ان کو مغربی پاکستان کی وحدت میں اپنی ذمہ داریاں کس طرح ادا کرنی ہیں ۔ وہ ان افسروں کو حکومت کی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ رابطہ قائم رکھنے کا طریق کار بھی بتائیں گے ۔ اس کانفرنس میں باقی امور کے علاوہ کمشنروں ۔ ڈپٹی کمشنروں اور محکموں کے اعلیٰ افسروں کے اختیارات پر بھی غور کیا جائیگا ۔ ہر ڈویژن کے صدر مقام پر رہائشی جگہ کے مسائل پر بھی غور کیا جائے گا ۔ اگر نامزد وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب اس وقت تک واپس لاہور پہنچ گئے ۔ تو وہ بھی کانفرنس سے خطاب کریں گے ۔ مسٹر جی احمد کی صدارت میں کل نامزد چیف سیکرٹری مسٹر این اے فاروقی اور موجودہ صوبائی چیف سیکرٹریوں نے صوبوں اور ریاستوں کے بجٹ کو مدغم کرنے کے مسئلے پر غور کیا ۔

ڈاکٹر خان صاحب کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۲ اپریل ۔ مغربی پاکستان کے صوبہ کے نامزد وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب کل ایک خاص طیارے سے لاہور سے کراچی پہنچ گئے ۔ ہوائی اڈے سے وہ سیدھے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی قیام گاہ پر گئے ۔ جہاں انہوں نے مرکزی کابینہ کے اجلاس میں شرکت کی ۔

گیانی کرتار سنگھ ہلاک کر دیئے گئے

جسم سے ایک درجن گولیاں نکالی گئیں

نئی دہلی ۱۲ اپریل ۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سابق رکن گیانی کرتار سنگھ بلاسپوری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ یہ حادثہ موگا (مشرقی پنجاب) سے بیس میل دور ان کے گاؤں میں پیش آیا ۔ پوسٹ مارٹم میں ان کے جسم سے ایک درجن گولیاں نکالی گئیں ۔ قاتل ابھی تک مفرور ہیں ۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۰؍- تا ۱۲؍- شکر ۱۱؍- تا ۱۴؍- روپے چینی دیسی ۲۰؍- تا ۳۲؍- تیل توریہ ۳۸؍- تا ۳۹؍- تیل بنولہ ۵۰؍- تا ۶۲؍- تیل تلی ۷۰؍- سرخ مرچ ۳۰؍- تا ۴۰؍- کالی مرچ ۳۲۰؍- تا ۵۰۰؍- لاچی ڈوڈہ ۳۲۵؍- لونگ ۵۰۰؍- الائچی خورد ۶؍- روپے سیر ۔ ہلدی ۹۵؍- روپے نمک ۲؍- تا ۸؍- دیسی گھی ۱۶۰؍- ۱۶۲/۸ ، ۱۶۷/۸ بناسپتی گھی ۳۳/۱۲ تا ۳۵؍- ٹین ۔ ماش سیاہ ثابت ۱۲؍- تا ۱۲/۸ مونگ ثابت ۹؍- تا ۱۰؍- مسور ثابت ۸؍- دال مسور ۱۱؍- چنے ۷؍- کابلی چنے ۹؍- تا ۱۴؍- گندم ۱۱؍- آٹا ۱۱؍- ۔ دیسی صابن ۳؍- تا ۳۶؍- توریہ ۱۳؍- تا ۱۴؍- کھل توریہ ۲/۱۱ تا ۳؍- صرافہ :۔ سونا ۱۰۰؍- تا ۱۰۱؍- پونڈ ۶۵؍- چاندی ٹکسالی ۱۴۵/۸ چاندی ۱۵۳؍- تا ۱۶۰؍- خشک میوہ :۔ بادام ۵۰؍- یا ۷۰؍- سوگی ۴۰؍- تا ۵۰؍- چھوہارے ۴۰؍- تا ۲۵؍- کھوپرا ۱۴۰؍- پستہ ۱۴۰؍- تا ۲۳۰؍- گری بادام ۲۵۰؍-

دو گمشدہ بچوں کی تلاش

دو یتیم بچے منور احمد و مبشر احمد مورخہ ۷ اپریل سے ربوہ سے لاپتہ ہیں ۔ بچوں کی عمریں دس سال و سات سال ہیں ۔ ننگے سر ۔ ایک کے بدن پر نکر اور دوسرا پاجامہ پہنے ہے ۔ والدہ سخت پریشان اور بے حال ہے ۔ اگر کسی صاحب کو ملیں تو مندرجہ پتہ پر پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں ۔ آنے جانے کا کرایہ ادا کر دیا جائے گا ۔ "حلیمہ بیگم بیوہ خیر الدین مرحوم کوٹھی چوہدری غلام حیدر صاحب باجوہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ"

(محمد عبد اللہ جنرل پریذیڈنٹ ربوہ)